مجبوریاں ہوتی ہیں، اور انہیں ظاہری امن کے حوالہ سے بہت کچھ ناگوار ہونے کے باوجود گوارا کرنا پڑتا ہے۔بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی اسلامی ملک کی حکومت بین الاقوامی معاہدوں کے باعث ملکی وقومی مفاد کے اپنے کسی ایجنڈے پر کھل کر کام نہیں کرسکتی تو اس کام کے لئے وہ آزادانہ کام کرنے والی تنظیموں کی درپردہ اعانت کرتی ہے۔دنیا بھر میں غیر اسلامی ملکوں کے لئے کام کرنے والی متعدد ملیشیاز اور گوریلا تنظیمیں ایسے ہی امور کے لئے قائم ہوئی ہیں۔کاش کہ اسلامی ملکوں کی بھی کوئی مشترکہ ملیشیا اس قسم کے واقعات سے درپردہ نمٹنے کے لئے قائم ہوئی ہوتی جو گستاخان قرآن ورسول ﷺ کا حساب برابر کرتی رہتی۔

القاب کی چھینا جھپٹی اور شوق خطابات

سنتے ہیں کہ علامہ اقبال اور سید احمد خان کو سر کا خطاب حکومت برطانیہ نے دیا تھا اور شمس العلماء کا خطاب بھی ایک سرکاری اعزاز کے طور پر ڈپٹی نذیر احمد کو عطا ہوا تھا، جبکہ شیخ الاسلام سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے دور کا ایک سرکاری عہدہ تھا جو ہندوستان میں سرکار کی جانب سے شیخ شبیر احمد عثمانی کو ملا۔

طب کی دنیا میں ڈاکٹر، اسے کہا جاتا ہے جس نے طبی علوم کی تحصیل کرلی ہو، جبکہ علمی دنیا میں ڈاکٹر سے مراد ایسا محقق ہے جس نے ڈاکٹریٹ/پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرلی ہو۔اسی طرح عرف عام میں مفتی ایسے عالم کو کہا جاتا ہے جس نے مسند افتاء کو رونق بخشی ہو اور فتوی دینے کی خدمت انجام دی ہو۔علامہ مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی علم میں بہت بلند مقام حاصل کرلینے کے ہیں۔شیخ الحدیث ایسے صاحب تقوی عالم کو کہا جاتا ہے جو خدمت حدیث میں منہمک رہا ہو، شیخ طریقت وہ ہے جو کسی شیخ طریقت کے حکم یا اجازت سے طرق طریقت کو عام کرنے اور رشد وہدایت کا کام انجام دینے پر مامور ہو۔پیر فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی بوڑھے اور بزرگ کے ہیں، پیر طریقت سے عموماً مراد ایسا ولی کامل ہوتا ہے جو ولایت کے مراتب علیا طے کررہا ہو یا طے کرچکا ہو اور لوگ اس سے فیض یاب ہوتے رہے

ہوں یا ہورہے ہوں۔ مجدد وہ ہے جس کے تجدید واحیائے دین کے کام کے اس کے معاصرین یا بعد کے اہل علم معترف اور شاہد ہوں۔ محدث اعظم وہ ہے جسے وقت کے شیوخ حدیث اپنا سربراہ تسلیم کرلیں یا اس کے معاصر علماء ومحدثین تاج محدثیت عظمی اس کے سر سجادیں۔

اس تمہیدی گفتگو کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مذکورہ بالا القاب وخطابات محض اختیاری نہیں کہ جس کا جی چاہے اپنے نام کے ساتھ استعمال کرلے بلکہ یہ کسی اہلیت وصلاحیت کی بنیاد پر عطا ہونے والے وہ اعزازات ہیں جو اس شخص میں موجود اس کی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لئے سرکاری طور پر یا علمی اداروں یا مذہبی خدمات کے حوالہ سے عطا کئے جاتے ہیں۔

نہایت معذرت اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں سے القابات وخطابات کا سلسلہ اتنا عام اور درازتر ہوگیا ہے کہ ہر شخص جس کا جی چاہے وہ اپنی پسند کے القاب وخطابات چن کر اپنے نام کے ساتھ استعمال کرلے، کوئی پوچھنے والا نہیں اور نہ کوئی روک ٹوک کرنے والا ہے۔ آج کل جو خطابات کی بہاریں اور قطاریں مختلف بینرز، پوسٹرز، اشتہارات اور بعض کتب ورسائل میں عام سے مولویوں، جاہل صوفیوں اور جبہ پوشوں کے ناموں کے ساتھ دیکھنے اور پڑھنے کو ملتی ہیں وہ مشتے نمونہ از خروارے کچھ اس طرح ہیں:

☆۔ شیخ طریقت، بدرالشریعت، رہبر نورانیت، اعلی حضرت، عرفان باب ولایت، نگہت گلستان ولایت، نزہت بوستان طریقت، شیر ربانی، غوث صمدانی، فاضل یزدانی، عالم ربانی، صوفی لامکانی، ....

☆۔ سلطان الصوفیا کشف بردار فقراء، تاج العلماء، فخر الاتقیاء، جانشین غوث الاعظم، مسند نشین غوثیہ اعظمیہ، واقف اسرار حقیقت، عالم علوم نبوت ....

☆۔قبلہ حاجات کعبہ مرادات، شیر سبحانی، سجادہ نشین دربار عمرانی، پیر طریقت، خطیب ملت، گل باغ پیر فلاں، منبع فیض بوبکر وعمر، پروردہ شہ جن وبشر، سراج السالکین، قطب الاقطاب، شیخ المشائخ، زبدۃ العارفین، مرد قلندر روحانی رہبر........................

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

☆۔ فاضل جلیل عالم نبیل، مفکر اسلام، مبلغ اسلام، فقیہ امت، سراج ملت، محدث اعظم، مجدد وقت، مفتی اعظم وخطیب اعظم پاکستان۔...............................

یہ القابات جیسا کہ ہم نے عرض کیا ان سینکڑوں القابات میں سے چند ایک ہیں جو مختلف ناموں کے ساتھ کچھ عرصہ سے شائع ہونے اور بولے و لکھے جانے لگے ہیں۔

ہم نے بعض اصحاب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تو انہوں نے کہا ہم خود تو نہیں لکھتے لوگ لکھ دیتے ہیں، ہم نہیں کہتے لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اس پر خوش ہیں یا ناراض؟ اگر آپ اس پر خوش ہیں تو آپ اس جرم میں برابر کے شریک ہیں کہ جو صلاحیت آپ میں نہیں، جو لقب سرکاری طور پر، علمی حلقوں سے، اساتذہ ومشائخ سے یا علمی دستاویزات کے حوالہ سے آپ کو نہیں ملا وہ آپ کے نام کے ساتھ استعمال کیا جارہا ہے اور آپ خاموشی رضا اختیار فرمائے ہوئے ہیں۔

راقم کو ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ سے خطاب کی دعوت ملی، پھر چند دنوں بعد کارڈ اور پوسٹر چھپ کر آگیا جس میں نام کے آگے پیچھے القابات کی بھرمار تھی فوراً داعی سے رجوع کیا جلسہ میں شرکت سے معذوری ظاہر کی کہ لوگ ایسے شخص کو سننے آئیں گے جس میں وہ اوصاف ہوں جو آپ نے نام کے ساتھ لکھے ہیں جب کہ راقم میں ان میں سے ایک بھی نہیں پایا جاتا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس کی تلافی کریں گے، اور اصرار کیا کہ شرکت ضرور کی جائے ورنہ ان کی عزت پہ حرف آئے گا۔ چنانچہ شرکت کرنا پڑی مگر راقم نے خود سٹیج سے اعلان کیا کہ جس شخص کو خطاب کی دعوت دی گئی ہے وہ تو یہی ہے مگر جس کا نام کارڈ اور پوسٹر میں القاب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اس سے اس عاجز کا کوئی تعلق نہیں۔ اور ایسی وضاحت ایک موقع پر نہیں بلکہ متعدد بار کی گئی۔

اگر اپنی رضا مندی شامل نہ ہو تو کیا زبردستی یا بالجبر بھی کسی کو کوئی القاب دے سکتا ہے؟ اور اگر کسی نے بالفرض کسی کے بارے میں ایسے القاب استعمال کئے تو کیا اس کی تردید نہیں کی جاسکتی؟ جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی شخصیت سے کون واقف نہیں

حال ہی میں انہیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے منعقدہ ایک تقریب میں مجدد وقت کہا گیا، مگر حضرت نے ماہنامہ معارف رضا کو خط لکھ کر اس کی تردید فرمادی۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء.........................

ہم نے ایک ایسے نااہل شخص کے نام کے ساتھ قائد اہل سنت کا لقب لکھا دیکھا جس کی قیادت پر اہل سنت تو کیا کسی بھی اہل شخص کو اتفاق نہیں ہوسکتا۔مگر وہ ہیں زبردستی کے قائد اہل سنت۔ ایسے ہی امیر وغریب اہل سنت کی نئی نئی اصطلاحات فروغ پارہی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر لوگوں کو کیا ہوگیا ہے۔القابات کی یہ چھینا جھپٹی نہ جانے کس حرص وہوس یا احساس کمتری ومحرومیت کا عمل ورد عمل ہے۔

ایک صاحب جو ڈاکٹر نہیں حتی کہ ہومیو پیتھ ڈاکٹر بھی نہیں اپنے نام کے ساتھ دھڑلے سے حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر پروفیسر ڈاکٹر لکھنے لگے ہم نے کہا جناب نے کب سے ڈاکٹریٹ کرلیا ہے، فرمانے لگے، صاحب بات دراصل یہ ہے کہ لوگ اب مولانا اور حضرت علامہ کے نام پر تقریر سننے نہیں آتے، ڈاکٹر پروفیسر اور مفتی وشیخ الحدیث کے نام پر توجہ دیتے ہیں اس لئے ہم نے بھی لکھنا شروع کردیا کیا کریں گاڑی تو چلانی ہے ناں ....

ایسے ہی بعض حضرات کے ناموں کے ساتھ شیخ الحدیث اور مفتی کے القاب پڑھنے کو ملتے ہیں جنہیں زمانہ جانتا ہے کہ وہ کسی مدرسہ کے سرے سے مدرس تک نہیں شیخ الحدیث اور مفسر ومحدث تو کیا ہوں گے۔

ہم ملت اسلامیہ کے عقل وشعور رکھنے والے احباب سے درخواست گزار ہیں کہ وہ مل بیٹھ کر اس بے اعتدالی کا کوئی مداوا کریں۔ورنہ عام لوگ ان حقیقی علماء ومشائخ کے بارے بھی یہی گمان کرنے لگیں گے جن کی ملت اسلامیہ کے لئے بے شمار خدمات ہیں کہ وہ بھی کوئی خودساختہ علامہ تفتازانی، امام ربانی، محدث کبیر، مفسر شہیر اور مفتیء اعظم تھے۔نیز موجودہ نام نہاد لقب پرست حضرات کی اخلاقی، علمی اور روحانی بے مائیگی کو دیکھ کر اسلاف کو انہی پر قیاس کرنے لگیں گے۔اور یوں علم وعلماء، روحانیت واتقاء اور شریعت وطریقت کی بے توقیری وبے وقعتی کے مرتکب ہوں گے۔

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆